کی گئی ہے۔ اگر میری اہلیہ اس سونے کے نصف کو اپنی بچی کے نام کر دے، اور اس کے جوان ہونے تک اس کو خود استعمال کرتی رہے تو کیا یہ جائز ہوگا؟ کیا اس طرح زکوٰۃ کی ادایگی سے معافی مل جائے گی؟

ج: سونا اگر نصاب کے مطابق ہو تو اس پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ جتنی مدت کی زکوٰۃ آپ کی اہلیہ نے ادا نہیں کی ہے، وہ ادا کی جانی چاہیے۔ یہ اللہ کا حق ہے، اور اِس سے فرار کی راہ نہیں ڈھونڈنی چاہیے۔ اگر آپ کی اہلیہ محض زکوٰۃ سے جان چھڑانے کے لیے آدھا سونا یا زیورات بچی کے نام منتقل کرتی ہیں، تو یہ ایک ناجائز حیلہ سازی ہے۔ اس بہانہ بازی سے اللہ کی پناہ مانگیے اور زر پرستی یا مال و دولت کی ہوس میں اللہ کے قانون کے ساتھ مذاق کرنے سے گریز کیجیے۔

اگر واقعی آپ کی اہلیہ اس سونے کے نصف حصے کو اپنی بچی کی ملکیت بنانا چاہتی ہیں اور اس سے مراد دھوکا دہی نہیں ہے، تو اس صورت میں آیندہ نصابِ زکوٰۃ سے کم ہونے کی وجہ سے دونوں پر زکوٰۃ لاگو نہیں ہوگی، تاہم اس سونے کے علاوہ کچھ اور مالیت کی وجہ سے اگر زیورات زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائیں تو ان پر زکوٰۃ عائد ہوگی۔ اللہ تعالیٰ دلوں کے ارادوں کو بخوبی جانتا ہے۔ یَعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ، یعنی وہ تو دلوں کے اندر گزرنے والے خیالات سے بھی واقف ہے اور چھپی ہوئی باتوں سے بھی واقف ہے۔ آپ کی اہلیہ خود یا اُس کی طرف سے آپ سابقہ مدت کی زکوٰۃ یک مشت یا قسط وار ادا کریں خواہ اس کے لیے اُنھی زیورات میں سے کچھ کو فروخت ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اگر آپ اِن زیورات کو یا اِن کے کسی حصے کو فروخت کر کے کسی کاروبار میں لگائیں یا ضروریات کی چیزیں خریدیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

دراصل اسلام سرمایہ کو استعمال میں لانے یا گردش میں رکھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ جب آپ کا سرمایہ استعمال میں ہوگا تو اس سے آپ کو بھی اور کئی دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ ہوگا لیکن اگر آپ اس کو جمع کر کے ناقابلِ استعمال بنائیں گے تو اس پر زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہوگا۔ اس سے فرار کا کوئی راستہ ڈھونڈنا ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا، بالخصوص جب کہ وہ یہ ایمان رکھتا ہو کہ میرا مال اور میری جان اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے اپنے مال میں سے اُس کے کہنے کے مطابق ادایگی نہ کرنا بہت بڑی بددیانتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے۔ (م - ی)